

خُدا کی نرمی میں طاقت

نمبر 3498

ایک وعظ

جو جمعرات، 10 فروری، 1916 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ سپرجین کی زبانی

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن میں

خُداوند کے دن، شام کے وقت، 10 ستمبر، 1871 کو پیش کیا گیا

اور دیکھ، خُداوند گُذرا، اور خُداوند کے سامنے ایک بڑی اور زبردست آندھی پہاڑوں کو پھاڑنے لگی اور چٹانوں کو توڑ ڈالا، ”لیکن خُداوند اُس آندھی میں نہ تھا؛ اور آندھی کے بعد زلزلہ آیا، لیکن خُداوند اُس زلزلہ میں نہ تھا؛ اور زلزلہ کے بعد آگ آئی، لیکن خُداوند اُس آگ میں بھی نہ تھا؛ اور آگ کے بعد ایک دھیمی، ہلکی سی آواز آئی۔ جب ایلیاہ نے اُسے سنا تو اُس نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپا اور باہر نکل کر غار کے دہانے پر کھڑا ہو گیا؛ اور دیکھو، اُس کے پاس ایک آواز آئی اور اُس سے کہا، اے ”ایلیاہ، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟“
- سلاطین (113-11:19)

ایلیاہ ہم جیسے انسان تھا، ہماری ہی کمزوریوں اور جذبات کا حامل۔ ہم سب جانتے ہیں کہ جب ہم کسی بڑی خوشی یا روحانی جوش سے گُزرتے ہیں، تو اُس کے بعد اکثر دلگیر اداسی یا پڑمردگی کا سامنا ہوتا ہے۔ ایلیاہ کرمِل کی چوٹی پر گیا، خُدا کی طرف سے اپنا مقدمہ پیش کیا، اور اُس کی دعا کے جواب میں بارش کی فراوانی آئی۔ اُس نے بعل کے نبیوں کو پکڑا اور اُنہیں قتل کیا، اور اپنے خُدا کے لیے ایک شاندار فتح حاصل کی۔ وہ اتنا پر جوش تھا کہ اُس نے اپنی کمر کس لی جیسے کوئی جوان مرد ہو، اور اخی اب کے رتھ کے آگے دوڑنے لگا، گویا بادشاہ کے خواص میں سے ہو۔

یہ تقریباً یقینی تھا کہ ایسی شدید روحانی کیفیت کے بعد اُسے اداسی اور دل شکستگی کا سامنا ہو۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ واقعی غمگین ہوا۔

اگر آپ میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا ہو، اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو، تو اُسے کوئی عجیب بات نہ جانو، نہ یہ سمجھو کہ تم پر کوئی غیر معمولی آزمائش آئی ہے۔ یہ تو جسمانی اسباب کے تحت ایک طبعی اثر ہے۔ دل و دماغ نے بدن پر اثر ڈالا؛ اُس نے کمان کو زیادہ کس دیا، اور اب اگر ٹوری کو ڈھیلا نہ چھوڑا جائے، تو وہ ٹوٹنے کے قریب ہے۔

چونکہ ایلیاہ ہم جیسا انسان تھا، تو ہم یقین کر سکتے ہیں کہ جس طریقہ سے خُدا نے اُس کے ساتھ برتاؤ کیا، ویسا ہی ہمارے ساتھ بھی کرے گا۔

اگر مرض ایک سا ہو، اور طبیب وہی، تو علاج بھی ویسا ہی ہونے کا امکان ہے۔ پس جس طرح خُداوند نے ایلیاہ سے نہ زلزلہ کے وسیلہ، نہ آندھی کے ذریعہ، نہ آگ سے، بلکہ ایک دھیمی، نرم صدا سے کلام کیا، تو غالباً وہ ہم سے بھی ویسے ہی مخاطب ہوگا۔

ممکن ہے، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ آج کی شب یہاں کوئی خادم خُدا ایلیاہ کی مانند حالت میں ہو۔

اے میرے عزیز بھائی، تُو اُس مقام پر خُدا کی خدمت کر رہا ہے جہاں تجھے فقط مخالفت اور مایوسی کا سامنا ہوا۔ اور تُو اب تقریباً یہ طے کر چکا ہے کہ اُس جگہ کو چھوڑ دے۔

زمین سخت ہے، ”تُو کہتا ہے، ”اور ہل کی دھار کو توڑ دیتی ہے۔ کیا بیل چٹان پر ہل چلا سکتے ہیں؟“ تُو سمجھتا ہے کہ تیرا ”کام وہاں رائیگاں ہے، اور تُو نے اپنی قوت بے فائدہ صرف کر دی۔

آج کی شب خُداوند کا کلام سُن۔ وہ نہ کسی عدل کی زلزلہ خیز سزا کے ساتھ تجھ سے ہمکلام ہوتا ہے، نہ کسی آگ کی مانند سخت ملامت کے ساتھ، بلکہ شاید میرے ذریعے، اِس دھیمی سی آواز میں، وہ تجھ سے ہمکلام ہو جس سے تیرا معاملہ پورا ہو، اور تُو اپنی خدمت کی جگہ واپس چلا جا۔

بھائی، کیا تُو یوناہ کی مانند کرے گا؟ کیا تُو عظیم شہر، نینوہ، جانے سے انکار کرے گا؟

نینوہ سے بھی بدتر مقامات موجود ہیں۔ وہ شخص جو اُس راہ سے بٹ جاتا ہے جو خُدا نے اُس کے لیے معین کی ہے، وہ یوناہ کی مانند سمندر کی تہ میں جا سکتا ہے، اور اُس کے سر کے گرد پانی کے پودے لپٹے ہوں۔ اگر تُو اپنی ذمہ داری کی جگہ سے،

خواہ وہ کیسی ہی دشوار کیوں نہ ہو، رخصت ہوتا ہے، تو یاد رکھ، تُو اپنے ہی نقصان کا سبب بنے گا۔ اُس خطرے کا سامنا مت کر۔

پُر خُداوند یوں فرماتا ہے:

”ممکن ہے تُو نے جیسا خیال کیا، ویسا بے فائدہ محنت نہ کی ہو۔“

ایلیاہ کو اُن سات ہزار آدمیوں کا علم نہ تھا جنہیں خُدا نے اپنے لیے محفوظ رکھا تھا۔ تجھے بھی ان تبدیلیوں کا علم نہیں جو خُدا نے تیرے وسیلہ سے برپا کیں۔ وہ دنیا میں ادھر ادھر بکھرے ہوئے ہیں—شاید کچھ بیش قیمت جانیں جو تیری خادمانہ کوششوں کی بدولت نجات تک پہنچی ہیں؛ اور اگر وہ سب تیرے سامنے کھڑے ہوتے، تو تُو شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیتا کہ تُو ایک ایسے کھیت کو چھوڑنے کا سوچ رہا ہے جو فی الواقع زرخیز رہا، اگرچہ تیری نظر سے پوشیدہ رہا۔ واپس جا اپنی خدمت کی طرف، کیونکہ خُداوند نے تجھ پر برکت فرمائی ہے۔ حماقت نہ کر کہ اُس چوکی کو ترک کر دے جہاں خُدا تجھے اب بھی عزت عطا کرے گا۔

پھر وہ آواز ایلیاہ کو یہ بھی بتاتی ہے کہ خُدا اُن لوگوں کو جنہوں نے اُسے ظلم سے دُکھ دیا، سزا دے گا؛ کہ وہ حزانیل کو اپنی تیز تلوار کے ساتھ بھیجے گا، اور یہو کو، کہ وہ زمین کو پھر سے کاٹ ڈالے۔

اور اے خُدا کے سچے بندے! خُداوند تجھے رد نہ کرے گا۔ اگر اُنہوں نے تجھے رد کیا ہے، تو اُنہوں نے تیرے خُدا کو بھی رد کیا ہے۔ اگر تُو نے اُس کی سچائی کے ساتھ وفاداری کی ہے، تو وہ معاملہ اُس پر چھوڑ دے—تُو بس اپنی خدمت کی طرف لوٹ جا۔

اور ایلیاہ کے لیے ایک اور کلام تھا۔ اُسے واپس جا کر اپنے جانشین کو مسح کرنا تھا۔ اگر ایلیاہ بھاگ جائے، اور بالآخر آسمان پر اُٹھا لیا جائے، تو بھی اِلِیشع اُس کا جانشین ہوگا۔ شاید یہاں کوئی بھائی ہو جو اِسی حال میں ہو جس کا میں نے ذکر کیا، مگر وہ نہیں جانتا کہ خُدا اُس کے لیے کیا ذخیرہ رکھتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ تُو کسی ایسے بھائی کو مسیحی خدمت میں بلائے گا جو تجھ سے بڑھ کر کام کرے گا؛ تُو ایک ایسے چراغ کو روشن کرے گا جو تیرے اپنے چراغ سے زیادہ چمک دار ہوگا۔

اوہ! کیسا مسرت بھرا لمحہ ہوگا جب ایلیاہ کو یہ احساس ہوا کہ اُس کے کام کو کوئی سنبھالے گا

اے میرے عزیز بھائی، تُو نے ابھی اپنے مالک کی طرف سے اُس شخص کو نہیں بلایا جسے خُدا بلانا چاہتا ہے۔ کتنا مبارک شخص ہوگا وہ جس کے وسیلہ سے وانتقیلا، یا جوناتھن ایڈورڈز، یا صلیب کے کسی عظیم مشنری کی تبدیلی ہوئی ہو۔ تُو وہی بن سکتا ہے—اُسی چھوٹے سے گاؤں میں—اُسی پچھوڑے کی گلی میں۔ پس تُو واپس جا۔

”اے ایلیاہ! تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟ تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟“

تُو نے بیابان میں اُن چند بھیڑوں کو کس کے سپرد چھوڑا ہے؟

مالک کی آواز تجھ سے ہمکلام ہے۔

اپنے خلوت خانہ میں جا، اور عالم بالا سے تازہ قوت حاصل کر، پھر واپس جا اپنی مشکلات کی طرف—اپنی قربانیوں کی طرف، اپنی خدمت کی طرف، پورے دل اور صدق سے۔

”مت ڈر، اے یعقوب کے کیڑے، میں تیری مدد کروں گا، خُداوند فرماتا ہے۔“

اُٹھ، اے کیڑے، اور پہاڑ کو روند ڈال

”کیونکہ“ میں تجھے ایک نیا، نوک دار، دانت دار آلہ خرمن بنانے والا بناؤں گا۔

میں نے پیغام پہنچا دیا۔ یہ کسی کے لیے تھا—مجھے نہیں معلوم یہاں کس کے لیے۔

اب اِس وعظ کی اصل غرض اور مقصد اُن لوگوں سے کلام کرنا ہے جو تاحال ایمان میں نہیں آئے۔

آج صبح بھی میں اُن سے مخاطب ہوا تھا

-(روشنی اُن کے لیے جو تاریکی میں بیٹھے ہیں، میٹروپولیٹن عبادت گاہ منبر، نمبر ۱۰۱۰)

مجھے یقین ہے کہ خُدا اُس میں برکت دے گا۔

اب شام کے وقت ہم اُن سے پھر کلام کریں گے۔

:اُئیے، ہم عبارت کو پھر پڑھتے ہیں

اور دیکھ، خُداوند گُذرا، اور ایک بڑی اور زبردست آندھی پہاڑوں کو چیرنے اور چٹانوں کو توڑنے لگی خُداوند کے آگے، لیکن خُداوند آندھی میں نہ تھا؛ اور آندھی کے بعد زلزلہ آیا، لیکن خُداوند زلزلے میں نہ تھا؛ اور زلزلے کے بعد آگ آئی، لیکن خُداوند آگ میں نہ تھا؛ اور آگ کے بعد ایک دھیمی، نرم آواز سنائی دی۔

ہماری پہلی توجہ طلب بات یہ ہے کہ

1

- زبردست وسیلے بعض دلوں پر بالکل بھی اثر نہیں کرتے۔

اُنیسے کچھ دیر غور کریں۔

،ہولناک عدالتیں یوں ظاہر ہوتی ہیں کہ جیسے وہ گناہگاروں کو ضرور توبہ کی طرف مائل کریں گی
—تو بھی ایسے لوگ یہاں موجود ہو سکتے ہیں—اور یقیناً دنیا میں بہت سے مقامات پر ہیں
جنہوں نے عدالتوں کی ایک پوری قطار کو سہہ لیا، اور اُن سے نرم ہونے کے بجائے اور زیادہ سخت دل ہو گئے۔

اے عزیز دوست، ہو سکتا ہے تُو گناہ کے طوفان میں گھرا رہا ہو؛
ہو سکتا ہے تُو محض ایک چٹان پر اُن لگا ہو، اور محض بال بال بچا ہو۔
تُو بیضہ کی وبا سے بھی گزرا ہے؛ تُو ایک ایسے شہر میں رہا ہے جو وبا سے تباہ ہوا؛
تُو ایسے گھر میں رہا ہے جہاں دوسرے بیمار پڑے اور مر گئے؛
اور اُن لمحوں میں تُو نے کچھ دیر کے لیے توقف کیا
،کچھ نیک ارادے بھی باندھے
،مگر وہ سب دھوئیں کی مانند اڑ گئے

—اور تُو اب بھی وہی ہے
ایک زندہ ثبوت کہ خُدا نہ تو زلزلے میں ہے، نہ آندھی میں، نہ آگ میں۔

ممکن ہے تُو نے ذاتی طور پر بھی سخت بیماری سہی ہو۔
،کیا یہاں کچھ ایسے نہیں جو شدید بخار میں مبتلا رہے
یا کسی ہولناک حادثے کا شکار ہو کر قبر کے دبائے تک پہنچے؟
،یہ سب کچھ تیرے لیے خُدا کی گرجدار آوازیں تھیں
مگر تُو نے اُنہیں نہ سنا۔
،وہ خُدا کے خوفناک پیغام تھے کہ تُو نے اپنی طرف کھینچ لے
لیکن وہ ناکام ہو گئے۔
تُو وہیں کا وہیں رہا—شاید اُس سے بھی بدتر۔

،کیونکہ جب سورج موم پر چمکتا ہے تو وہ پگھلتا ہے
مگر اگر وہی سورج مٹی پر چمکے تو وہ سخت ہو جاتی ہے۔
—پس خُدا کی عدالتوں کا یہی اثر تجھ پر ہوا ہے
تُو اُن سے نرم نہ ہوا، بلکہ سخت ہو گیا۔
انسان عدالتوں سے تبدیل نہیں ہوتے۔
،وہ بظاہر خود کو جھکا سکتے ہیں
لیکن قوت اور دہشت کے مظاہرے دل کو فتح نہیں کرتے۔

پھر، ہم قدرتی طور پر توقع رکھتے ہیں کہ مذہبی جوش اور بیداری کے ایام میں لوگ تبدیل ہو جائیں گے۔
،کچھ ضرور لائے جاتے ہیں
مگر کچھ ایسے ہوتے ہیں جو اُن احیاء کے لمحات سے بالکل بھی متاثر نہیں ہوتے۔
،جب دوسرے لوگ اُس ہوا میں جھومتے ہیں جیسے کھیت کی بالیاں
—تو یہ لوگ اپنی جگہ سخت اور اٹل کھڑے رہتے ہیں
بالکل غیر متاثر۔

یہ ایک نہایت سنجیدہ امر ہے
کہ جب فضل کا وقت ہم پر فضل کا وقت نہ ہو۔
جب ہم جدعون کی اون کی مانند خشک پڑے رہیں
—جبکہ ہمارے گرد سب کچھ آسمانی شبنم سے بھیگا ہو
اور پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔

روحانی بیداریاں، دینی جوش و خروش—انہیں چھو بھی نہیں پاتے۔
خُداوند نہ آندھی میں ہے، نہ زلزلے میں، نہ آگ میں—کم از کم اُن کے لیے نہیں۔

ایسا ہی معاملہ پُر اثر و عظوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔
میری مراد اُن "فصیح" واعظوں سے نہیں جنہیں دنیا فصیح کہتی ہے۔
کیونکہ میرے نزدیک "فصیح واعظ" اکثر سب سے کم مؤثر ہوتے ہیں
—کیونکہ اصل فصاحت تو دل سے نکلتی ہے
، اور جن شعلہ بیان اقتباسات کو ہم پڑھتے سنتے ہیں
وہ اکثر دماغ سے نکلتے ہیں، دل سے نہیں۔

،میری مراد وہ وعظ ہیں جو خوشخبری سے لبریز ہوں
،جس میں دلائل بروقت ہوں
،جس میں دُکھ بھری التجائیں ہوں
،جب مُنادی کرنے والے کا دل گرم ہو
،اور اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوں
،جب تو مجمع کو پگھلتے دیکھتا ہے
"اتو تُو کہتا ہے،" یقیناً اِس نے فلاں شخص کا دل چُھو لیا ہوگا

پھر وعظ میں ایک ایسا جملہ آتا ہے
،جو اتنا پُر اثر ہوتا ہے کہ جیسے چٹانیں رو پڑیں
—اور پتھر بھی پگھل جائیں
!مگر افسوس
،جب سب کچھ ختم ہو جاتا ہے
تو سب کچھ فراموش ہو جاتا ہے۔

،اور بہت سے سامعین کے لیے
خُداوند نہ آندھی میں ہے، نہ زلزلے میں، نہ آگ میں۔

ایسا ہی خُدا کی عدالت کے پیغام کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔
،یہ مسیحی خادم کی ذمہ داری ہے
،اگر وہ اپنی خدمت کو پوری طرح ثابت کرنا چاہے
—کہ لوگوں کو گناہ کے انجام سے خبردار کرے
—کہ انہیں بتائے کہ عدالت آتی ہے
کہ ہر بے کار بات کا حساب دینا ہوگا۔

ہمیں یہ مسلسل اعلان کرنا چاہیے
کہ ہر نافرمانی کا بدلہ ضرور ملے گا۔

،مگر، اے عزیز سامع
،اگرچہ ہم نے کتابیں پڑھی ہیں
،اور ایسے واعظ سنے ہیں جو خُداوند کے خوف سے بھرے ہوئے تھے
—"جن کے بارے میں ہم نے سوچا کہ" یقیناً یہ لوگوں کو بدل دے گا
پھر بھی ایسے لوگ موجود ہیں
،جنہیں آنے والے غضب کی کوئی پرواہ نہیں
،نہ اُس آگ کی جو شریروں کے لیے دہکائی گئی ہے
نہ خُداوند کی ہولناک عدالت کی دہشتوں کی۔

خُداوند نہ آندھی میں ہے، نہ زلزلے میں، نہ آگ میں—کم از کم اُن کے لیے نہیں۔

،جو وسیلے زبردست دکھائی دیتے ہیں
،وہ اُن کے لیے بے اثر ہوتے ہیں
،اور جب تُو سمجھتا ہے کہ وہ ضرور توبہ کریں گے

تو وہ اپنی گردن سخت کر لیتے ہیں
اور گناہ کی راہ میں بڑھتے جاتے ہیں۔

اس بات کے شواہد بکثرت موجود ہیں۔

لیکن اب اگلا مشاہدہ یہ ہے
کہ بعض اوقات ایک نہایت نرم اور لطیف اثر وہ کچھ کر دکھاتا ہے
جو نہ طوفان، نہ زلزلہ، نہ آگ کبھی کر پائے۔

بہت سے لوگ اُس دھیمی، نرم آواز کے سبب خُدا کی طرف مائل ہوئے
،جنہیں نہ کوئی آندھی، اگرچہ وہ طوفان بن جائے
،نہ کوئی زلزلہ، اگرچہ وہ زمین کے مرکز کو چیر دے
—نہ کوئی آگ، اگرچہ وہ جنگلوں کو چاٹ جائے
کبھی بھی جنبش نہ دے سکتی تھی۔

ایک نرمی سے کہی گئی بات نے یہ سب کچھ کر دکھایا۔

بعض اوقات وہ دھیمی، نرم آواز
بظاہر نہایت ہی معمولی وسیلوں سے ہم تک پہنچی ہے۔
یہ حیران کن بات ہے کہ خُدا کس طرح کی چھوٹی چیزوں کو استعمال کرتا ہے
جب وہ ایسا کرنا پسند فرماتا ہے۔

اُسے یونہی، اُس سخت دل نبی کا دل نرم کرنا تھا
،پس اُس نے ایک کیڑا بھیجا اور ایک ثوری
اور انہوں نے وہ کام کر دکھایا۔

،بطرس کو توبہ کی طرف لانا تھا
تو اُس نے ایک مُرغ کو بانگ دینے کا حکم دیا۔
،وہ ایک عجیب مُنادی کرنے والا تھا
مگر رسول کے لیے وہ کسی بڑے گرجا کے پروہت سے کم نہ تھا۔

،وسیلے بظاہر مضحکہ خیز لگ سکتے ہیں
،مگر خُدا اُن چیزوں کو، جو گویا کچھ نہیں
ایسا استعمال کرتا ہے
جیسے وہ سب کچھ ہوں۔

،میں یاد کرتا ہوں کہ میں نے ایک ایسے شخص کی حکایت سنی
—جو گستاخ، بے حرمتی کرنے والا، اور دہریہ تھا
،اور وہ ایک نہایت عجیب طریقہ سے
،اپنے ہی ایک گناہ آلود عمل کے وسیلہ سے
توبہ اور ایمان کی طرف لایا گیا۔

"اُس نے ایک پرچے پر لکھا: "خُدا کہیں نہیں ہے
(“God is nowhere”)

،اور اپنے بچے سے کہا کہ وہ اسے پڑھ کر سنائے
تاکہ وہ اپنے بچے کو بھی دہریہ بنائے۔

مگر بچہ بچے کر کے یوں پڑھتا ہے
(“God is now here”) "خُدا — اس وقت — یہاں ہے"
—اور یوں وہ جملہ جھوٹ کے بجائے ایک سچائی بن گیا
اور اُس تیر نے خود اُس شخص کے دل کو چھید دیا۔

مجھے ایک اور شخص یاد ہے،
جس نے اپنی زندگی گناہ اور ناپاکی میں گزاری
مگر وہ ایک روز ایکسٹر ہال میں آیا
اور وہاں اُسے مسیح ملا۔

—یہ میرے واعظ کا اثر نہ تھا
بلکہ محض یہ ہوا
کہ میں نے ایک حمد پڑھی
:"یسوع، اے میری جان کے محبوب"
("Jesus, lover of my soul")
بس یہی الفاظ اُس کے دل پر چوٹ بن گئے۔

اُس نے اپنے دل میں کہا
کیا یسوع میری جان سے محبت کرتا ہے؟
"پھر میں نے یوں کیوں جیسا میں جیتا رہا؟
اور یہی بات اُس کو توڑ گئی۔

خُدا بڑے کام چھوٹے وسیلوں سے کرتا ہے۔

ایک چھوٹا سا گیت
جو اتوار اسکول میں سیکھا گیا
جب ایک ننھا سا بچہ اُسے گھر پر گنگناتا ہے
تو باپ کا دل پگھلنے لگتا ہے۔

ایک چھوٹا سا جملہ
جو کسی مہربان مہمان کے منہ سے نکلتا ہے
کسی ماں کے ضمیر کو چُھو جاتا ہے
اور اُس کے دل پر نقش کر جاتا ہے۔

ہاں، اور خُدا شام کے سکوت کو
رات کی خاموشی کو
ایک بجلی کی چمک
ایک گرج کی آواز
ایک شبنم کے قطرے
—یا ایک ننھے پھول تک کو استعمال کر سکتا ہے
وہ جو چاہے
اُسے اپنے جلاوطنوں کو واپس لانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔
اکثر روح القدس یوں نرمی سے سرگوشی کرتا ہے۔

مگر، اے عزیزو
روح القدس کبھی کبھی کسی بھی ظاہری وسیلہ کے بغیر
براہِ راست انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔

بغیر کسی باہر کے ذریعے کے
وہ دھیمی، نرم آواز آتی ہے۔

!اے کاش
آج کی رات وہ کسی سُننے والے کے لیے آ جائے
!جو یہاں بیٹھا منادی کو سنتا ہے

میری آرزو ہے
— کہ ٹوٹو سب کچھ بھول جائے
مجمع کو بھی
اور ہر شے کو
سوائے اپنے اور اپنے خُدا کے۔

ہم نے ایسے لوگ دیکھے ہیں
جو کھیتوں میں بے فکری سے چلتے تھے
،گرد و پیش سکوت میں ڈوبا تھا
— اور اچانک انہیں ایک خیال آیا
اور یہی خیال دعا کا دروازہ بن گیا۔

ہم نے کچھ ایسے بھی دیکھے
،جو دیہی قبرستان سے گزر رہے تھے
،اور اگرچہ وہاں کسی کتبے نے انہیں نہ چھوا
مگر وہ سبز ابھری ہوئی قبریں
اُن کے لیے ایک مکمل واعظ بن گئیں۔

ہاں، کچھ لوگ باغوں میں چلے
:اور پتوں نے اُن سے کہا
"ہم سب پتے کی مانند مرجھا جاتے ہیں۔"

،یا وہ اپنے کمرے میں بیٹھے
،یا بستر پر جاگ رہے تھے
اور پرانی باتیں یاد آ گئیں۔

بوڑھا گناہگار اُس چھوٹی سی دعا کو یاد کرتا ہے
جو اُس نے اپنی ماں کے گھٹنوں پر کی تھی۔

جنگوں میں لڑا سپاہی
،اتوار اسکول کی تعلیم کو یاد کرتا ہے
،اگرچہ اب وہ پچاس سال کا ہو چکا ہے
:اور کہتا ہے
کاش میں وہ سب مٹا سکتا"
جو میری ماں کے بوسے اور اس لمحہ کے درمیان ہے۔
"یہ ایک تاریک، نہایت تاریک عرصہ رہا۔"

بس یہی ایک سوچ نے کام کیا۔
،روح القدس نے محض ایک چھپی ہوئی تار کو چھوا
اور جان اپنی جگہ ہل گئی۔

وہ دھیمی، نرم آواز ہی نے یہ سب کچھ کیا۔

!اے کاش
اگر خُدا مجھے یہاں کسی ایک جان کو بھی
،میرے وعظ سے نہ دے
تو بھی میں خوش ہوں
اگر وہ انہیں خود لے آئے۔

کیا فرق پڑتا ہے—جب تک وہ نجات پائیں؟

وہ اپنے کلام پر عزت ضرور رکھتا ہے،
اور اکثر لوگ اُسی کے ذریعے لائے جاتے ہیں
مگر جب تک وہ اندر آ جائیں
اور خُدا کو جلال ملے
تو پھر کون سا وسیلہ استعمال ہوا
کیا اہمیت رکھتا ہے؟

اُس کی وہ نرم سرگوشی آج بھی تجھ سے ہمکلام ہو۔

میں اپنی دُعا میں اُس کے حضور
اُن سب کو سونپتا ہوں
جو میرے کلام کے بہت عادی ہو چکے ہیں
مگر جن کے لیے میرا کلام بے اثر ہو چکا ہے۔

تُو مسیح کے پاس کبھی میرے وسیلے سے نہ آئے گا۔
مجھے ڈر ہے کہ خُدا تیرا نفس مجھے کبھی نہ دے گا۔

اُن برسوں سے میں کوشش کرتا رہا
مگر وہ مجھے عطا نہ ہوا۔

اے نیک آقا،
کسی اور راہ سے اُسے بلا
بِس اُسے لے آ
اور یہ ہو کہ آج کی رات
ضمیر بیدار ہو
اُن خیالات سے جو تُو خود بخشے
اور وہ تیرے پاس آ جائے۔

اب تُو دیکھ چکا
کہ سب سے زبردست وسیلے اکثر ناکام ہوتے ہیں
اور سب سے معمولی وسیلے کامیاب۔

ہاں، اور روح القدس بالکل بغیر وسیلہ کے بھی کام کر سکتا ہے۔

... اور اب، ایک بار پھر

II

جب خُدا انسان سے ہمکلام ہوتا ہے، تو اُس کی آواز ہمیشہ شخصی خطاب سے معمور ہوتی ہے۔ :

—ذرا عبارت کو دیکھ
وہ نرمی سے آنے والی آواز کیا کہتی ہے؟
"اے ایلیاہ، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟"

!دیکھو
—وہ شخص کا نام لیا گیا
یہ کوئی عام بات نہ تھی
جو اُن نبیوں کے بارے میں کہی جائے
جو بے وفا ٹھہرے
نہ اُن ایمانداروں کے بارے میں
جو شک میں پڑ گئے

نہ اُن بہادروں کے بارے میں
جنہوں نے بزدلی اختیار کی۔

!نہیں
بلکہ یہ تھا
"اے ایلہاہ، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟"

یہ روح خُدا کی ایک پہچان ہے
،کہ جب وہ انسانوں سے کلام کرتا ہے
تو وہ اُن سے شخصی طور پر کلام کرتا ہے۔

بس ایک دو مثالیں لے لو۔
یاد ہے جب یسوع مسیح
یریحو کے شہر سے گزرتا تھا
اور منادی کرتا جا رہا تھا؟

اُس نے اُس مالدار محصل کو بلانے کا ارادہ کیا
جو ایک درخت پر چڑھا ہوا تھا۔

پھر فضل کی مؤثر آواز نے کیسے اُسے بلایا؟
:اُس نے کہا
"زگائی"

یہ نہ کہا گیا کہ
—"جو کوئی درخت پر ہو وہ اُتر آئے"
:نہیں، بلکہ فرمایا
زگائی، جلدی اُتر آ،"
"کیونکہ آج مجھے تیرے گھر میں ٹھہرنا ضرور ہے۔"

یہ شخصی پکار ہی تھی جس نے کام کیا۔

،اور مریم کو لے لو
،جب وہ اپنے مالک کو نہ پہچانتی تھی
—اور باغ میں اُسے باغبان سمجھ بیٹھی تھی
تو وہ کون سا لمحہ تھا
جب اُس کی آنکھیں کھلیں
:اور اُس نے کہا
"اربونی"

کوئی اور بات نہ تھی
سوا اُس کے
:کہ اُس نے اُسے اُس کے نام سے پکارا
"مریم"

،وہی لہجہ
—وہی پرانا شناسا نام
—"مریم"
یہی تھا جو دل پر اثر کر گیا۔

اور جب نجات دہندہ نے
،شمعون پطرس کا دل توڑنا چاہا

اور اُسے یہ یقین دلانا چاہا
— کہ اُسے معافی ملی ہے
تو اُس نے کیا کہا؟

تین بار اُس سے فرمایا
، اے شمعون بن یونا"
"کیا تُو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟

یوں ہی خُدا انسانوں سے کلام کرتا ہے۔

اور جب آسمان کے کھلے منظر میں
، یسوع نے اُس دیوانہ صفت ستانے والے سے کلام کیا
— جو دمشق کی راہ پر جا رہا تھا
— مگر جسے اُس نے غیر قوموں کے لیے اپنا رسول بنانا تھا
تو وہ کیسے بولا؟

یوں فرمایا:
اے ساؤل، اے ساؤل، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟"
"تیرے لیے لوہے کی سیخوں پر لات مارنا مشکل ہے۔

، مگر اب، میں یہاں مجمع سے مخاطب ہوں
اور اگرچہ کوشش کرتا ہوں
، کہ کلام کو واضح اور مناسب بیان کروں
— ایسا کہ ہر سننے والے کے دل پر فٹ بیٹھے
، تو بھی لوگ ہجوم میں گم ہو جاتے ہیں
، اور وہ اُسے اپنے لیے نہیں لیتے
اور ہم انہیں مجبور بھی نہیں کر سکتے۔

لیکن جب روح القدس
، نرمی سے بولنے والی آواز سے مخاطب ہوتا ہے
:تو وہ یوں فرماتا ہے

تُو ہی وہ شخص ہے۔"
تُو ہی وہ گناہگار ہے جو مجرم ٹھہرا۔
تُو ہی وہ گناہگار ہے جسے رحم کی دعوت دی گئی۔
تُو ہی وہ ہے
"جسے فضل سے قبول کیا جائے گا۔

— ایمان لا، اور تُو نجات پائے گا
کیونکہ اُس نے تجھ سے محبت رکھی
اور اپنے آپ کو تیرے لیے دے دیا۔

خُدا ہمیں ایسا ہی شخصی تجربہ عطا کرے۔

، میں جانتا ہوں
یہاں ہر ایماندار اگر اپنا تجربہ بیان کرے
تو یہی کہے گا
کہ کلام اُس کے دل پر اُس وقت تک مؤثر نہ ہوا
جب تک وہ یوں نہ پہنچا
— جیسے صرف اُسی کے لیے ہو

جیسے ساری خوشخبری
بس اُسی کے واسطے ہو۔

اے کاش
عظیم تیر انداز کے کمان سے
ایک تیر نکل کر سیدھا تیرے دل میں اُترے
تاکہ جیسے زخمی ہرن
جنگل کی گھاٹیوں میں جا چھپتا ہے
—اکیلا روتا اور مرتا ہے
—اُسی طرح تُو توبہ کی راہوں میں نکل جائے
تا وقتیکہ
وہی ہاتھ جو تیر چلا چکا ہے
نرمی سے اُسے نکالے
اور زخم کو شفا بخشے۔

—اے کاش یہ شخصی قاتل ہونا ہمیں نصیب ہو
گناہ کا
راستبازی کا
اور عدالت کا قاتل ہونا
جو ہر شخص کے دل پر نقش ہو جائے۔
—یہ ضرور ہے
ورنہ تُو نجات نہیں پا سکتا۔

III

جب خُدا کی نرمی سے آنے والی آواز شخصی طور پر انسان سے ہمکلام ہوتی ہے، تو موضوع خود وہ انسان اور اُس کے :
اعمال ہوتے ہیں۔

"اے ایلیاہ، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟"
یہ تھی خُداوند کی آواز۔
اے کاش
یہی آواز آج رات یہاں کسی کے دل پر وارد ہو
اُس کے اعمال کے بارے میں۔

پس اُو، میں اسی عبارت کو تمہارے لیے استعمال کروں
تُو کیا کر رہا ہے؟
تُو کیا کرتا آیا ہے؟
زندگی میں خاصی دور نکل آیا ہے۔
اب تک کیا کیا ہے؟
افسوس، شاید شرارت و فساد۔

کیا کچھ بھلا کیا ہے؟
—تُو خُدا کے جلال کے لیے بنایا گیا تھا
یہی تیری تخلیق کا مقصد تھا۔
کیا تُو نے اُسے جلال دیا؟
اُس نے تجھے رزق بخشا
تجھے لباس دیا
کیا تُو نے اُس کے لیے کچھ لوٹایا؟

کیا کیا ہے تُو نے؟
نیکی نہیں—برائی بے شمار۔

اب تُو کیا کر رہا ہے؟
یہاں بیٹھا سن رہا ہے۔
ہاں، مگر کلام کے ساتھ تیرا برتاؤ کیسا ہے؟
کیا تُو اُسے قبول کرتا ہے؟
،کیا تُو رحم کی آواز سنتا ہے
اور پھر بھی اُسے رد کر دیتا ہے؟
یا کیا تُو اُسے قبول کرے گا؟

تُو کیا کرنے والا ہے؟
،جب تُو اس جگہ سے باہر جائے گا
تو آج کی شب کیا کرے گا؟
یہ قیمتی سبت کی آخری ساعتیں
کس میں صرف ہوں گی؟

اور کل،
—پرسوں
کیا ارادہ ہے؟
کیا اُس میں کچھ پاکیزہ ہے؟
کچھ عالی مرتبت؟
کچھ جو خُدا کے جلال کے لائق ہو؟

کیا تُو کبھی حساب کرتا ہے؟
اے روحانی تاجر، کیا تُو کبھی حساب لگاتا ہے؟
،اے زندگی کے سمندر کا ملاح
کیا تُو کبھی اپنا نقشہ دیکھتا ہے؟
،کیا تُو کبھی گہرائی ناپتا ہے
یا اپنی سمت جانچتا ہے؟
کیا تُو اتنا بے خود ہے
،کہ دھند میں سفر جاری رکھے
اور یہ پروا نہ کرے
کہ تیری جان جیسی خوبصورت کشتی کا انجام کیا ہوگا؟

!اے رُک جا
کیا کیا تُو نے؟
کیا کر رہا ہے؟
کیا کرے گا؟
خصوصاً یَرَدن کے سیلاب کے وقت تُو کیا کرے گا؟

،اگر تُو نجات یافتہ نہیں
تو پھر اُس وقت کیا کرے گا
،جب موت کا پسینہ تیری پیشانی پر موتی بن کر نمودار ہوگا
،جب جسم کا گودا یخ ہو جائے گا
اور قوی مرد اپنے پاؤں سمیٹ کر
آخری ہولناک کشمکش کے لیے تیار ہوگا؟
مسیح کے بغیر تُو کیا کرے گا؟

،جب نرسنگا آسمان، زمین اور سمندر میں گونجے گا
،جب مردے جی اُٹھیں گے

اور تُو بھی اُن کے ساتھ
—عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہوگا
جب گرجتے ہوئے بادلوں کے بیچ
،کتاب کھولی جائے گی
—اور تیرے گناہ بخشے بغیر درج ہوں گے
تُو کیا کرے گا؟
تُو کیا کرے گا؟

اے کاش تُو اُس گھڑی تک نہ پہنچے
بلکہ آج ہی رات
!مسیح کے پاس آ جائے

کیا تُو نے غور کیا
—کہ یہ فقط ایک عمومی سوال نہ تھا
،یہ یوں نہ کہا گیا
—”تُو کیا کر رہا ہے؟“
بلکہ یوں فرمایا گیا
”اے ایلیاہ، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟“

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں
جن کے گناہوں کی شدت
اسی بات سے بڑھ جاتی ہے
کہ وہ کون ہیں۔

—میں تجھے جانتا ہوں
کیا تُو پہلے کبھی نہایت پاکیزہ نہ تھا؟
!کیا پیارا بچہ تھا تُو
—کس قدر ماں تجھ سے محبت رکھتی تھی
،اور تیرے گانے
تیری دعائیں سن کر
!کیسا شاد ہوتی تھی

!کیا خوشی تھی والدین کے لیے
،پھر وہ سو گئے
—اور مر گئے
اور یہ بھی خُدا کا رحم ہے
،کہ وہ جا چکے
ورنہ شاید تیری راہ اُنہیں رنج دے کر قبر میں پہنچا دیتی۔

،اے دعا کی پیداوار
،اے آنسوؤں کا فرزند
تُو کیا کر رہا ہے؟

اب بھی اپنی ماں کے خُدا کا دشمن؟
اب بھی اپنے باپ کے محبوب نام کی توہین کرنے والا؟

تم میں سے کچھ تو ایسے ہیں
،جنہوں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے
خوشخبری کو سنا ہے۔
تیری ماں تجھے گود میں اٹھا کر
خُدا کے گھر لے جایا کرتی تھی۔

اور کبھی کبھی
ضمیر نے تجھے چبھونکا
اور کلام تیرے دل میں
—بار بار چلا گیا
مگر تُو نے اُسے رد کیا۔

کیا چیز ہے
جس نے تجھے روکے رکھا ہے
کہ تُو وہی کا وہی ہے؟

کیا دوزخی قوت ہے
جس نے تیرے دل کو فولاد سا کر دیا؟
کس آگ میں تیرا نفس ڈالا گیا
کہ وہ بیرے کی مانند سخت ہو گیا؟

اے جان، اے گناہ آلود جان
اے تاخیر کرنے والی جان
اے بہانے بنانے والی جان
اس قدر محبت اور رحم کے بعد
تُو کیا کر رہی ہے؟

اور کچھ ایسے ہیں
جنہوں نے کئی بار وعدے کیے
—اور مسیحی بننے کے قریب آئے
مگر اب بھی خُدا سے باہر ہیں
مسیح سے جدا
اور ہلاکت کے دہانے پر۔

تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟

شاید کوئی ہے
جو حال ہی میں لندن آیا ہے
،دیہات میں دین داری کے رنگ میں رنگا ہوا تھا
—ظاہر میں مخلص
!مگر ہائے، یہ گناہ آلود لندن

تُو نے وہ نیک عادتیں چھوڑ دیں
—بُری صحبت اختیار کی
!اور ہائے
میں تُو نہ بتاؤں گا
کہ تُو نے کیا کیا
مگر اُمید ہے
کہ تُو خُدا کے حضور
خلوت میں اُسے اقرار کرے گا۔

لیکن تُو نے یہ جُرأت کیسے کی؟ تُو نے یہ کیسے کیا؟ اوہ! تُو نے یہ کیسے کیا؟

تُو—جو باپ دادا کا دل بندہ تھا
،جو نیکی سے تعلیم یافتہ تھا
،جسے روشنی بخشی گئی

—جس کا ضمیر نازک اور جاگتا تھا
تُو نے گناہ کیسے کیا؟

راستے کے خانہ بدوش بھی تجھ سے شرمندہ ہوں گے
کہ اُنہوں نے کبھی نیکی دیکھی ہی نہ تھی۔
وہ جو سب سے پست گناہ کی دلدل میں پڑے ہیں
وہ بھی تجھے ملامت کریں گے
کہ وہ تو گلی کوچوں میں پلے
—اور کچرے کے ڈھیر سے علم پایا
تو اُن کا حال قابلِ افسوس سہی
مگر تیرا کیا عذر ہے؟

اُتو تو ایک تعجب ہے
جیسے صبح کا فرزند، فرشتہ لوسیفر
—آسمان سے پاتال میں گر پڑا
ویسے ہی تُو بھی منبر کے پہلو سے
مسیحی والدین کی قربت سے
خُدا کے گھر کے اندر سے
گناہ میں گر پڑا ہے۔

شاید میں اُن سے ہمکلام ہوں
جنہوں نے اپنے ہیٹسمہ کو جھٹلایا
جو اُس اقرار سے پھر گئے
جو مسیح کے ساتھ دفن ہو کر کیا تھا
جو اُس پاک میز سے پھر گئے
جہاں وہ کبھی بیٹھے
اور نانِ حیات کھایا
اور اُس کے خون کا پیالہ پیا
"اور کہا، "ہم اُس کے جسم کے شریک ہیں۔"

تُو نے خُداوند کو نئے سرے سے مصلوب کیا
اور اُسے علانیہ شرمندہ کیا۔

"اے ایلہاہ، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟"
—ہاں، تُو تو کبھی منادی بھی کرتا تھا
تُو دوسروں کو نصیحت کرتا تھا۔
اور اب تُو کیا ہے؟

تُو جو پہلے، گویا
خُدا کے مذبح کا کہن تھا
اب تُو بعل کے مذبح پر قربانیاں چڑھا رہا ہے
خُدا تجھ پر رحم کرے
اور اُس کی وہ نرم، نازک آواز
اب تیری جان میں گونجے۔

وہ سوال جو کیا گیا
اُس میں ایک پہلو یہ بھی تھا
"تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟"

جب رُوحُ القُدس کے وسیلہ سے انسان کو
اپنا محاسبہ کرنے کو بلایا جاتا ہے
تو اُسے اپنے حالات کو یاد رکھنا چاہیے۔

میں خُدا کا شکر ادا کرتا ہوں
، اے میرے بھائیو اور بہنو
— کہ تمہارا شمار سننے والوں میں ہے
، نہ کہ اس لیے کہ تمہیں فریسیوں کی طرح سراہا جائے
بلکہ اس لیے کہ تمہیں خُدا کے کلام کے نیچے بیٹھنے کا موقع ملا ہے۔

، جب بیمار بیت حسدا کے حوض کے گرد پڑے تھے
تو اُن کے شفا پانے کی کچھ امید تھی۔
تُم پر یہ فضل ہوا
کہ جہاں مسیح کی منادی ہوتی ہے، وہاں آئے۔

مگر تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟
کیا تُو مذاق تلاشنے آیا؟
کیا تُو اُس کے لیے آیا جس کا شہر بھر میں چرچا تھا؟
کیا تجسس کے مارے آیا؟
کیا کسی بدتر نیت سے آیا؟

—خیر، یہ سب چھوڑ
اب تُو کیا کر رہا ہے؟

کیا تُو خُدا کی آواز سننے کو تیار ہے؟
کیا تُو اب جھکنے کو تیار ہے؟

، وہ تجھے آدم زاد کی رسیوں سے باندھنا چاہتا ہے
— اپنی محبت کی ڈوریوں سے
، وہی محبت جو تیرے لیے دی گئی
اور تجھے اپنے مذبح سے باندھنا چاہتا ہے۔

—بس تُو جھک جا
اور کیا یہ ممکن ہے
، کہ تُو انکار کرے
جب تیرے ساتھ بات کرنے والا
آسمانی رحم اور ابدی محبت ہو؟

مسیح فرماتا ہے:
، میرے پاس آؤ"
، اے سب محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو
"اور میں تمہیں آرام دُوں گا

کیا تُو نہیں آئے گا؟
جو کوئی چاہے، آئے"
"اور زندگی کا پانی مفت لے

کیا تُو نہیں آئے گا؟
:اے کاش! تیرے سوال کا جواب آج رات یہ ہوتا

—میں یہ کر رہا ہوں"
 میں اپنے گناہوں کا بوجھ
 ،یسوع پر ڈال رہا ہوں
 ،میں اپنے ماضی کا اقرار کر رہا ہوں
 ،آئندہ کے لیے فضل مانگ رہا ہوں
 میں اُس کے زخموں کو تک رہا ہوں
 جو اُس چٹان کی مانند شگافتہ ہوا
 ،کہ میں اُس میں پناہ پاؤں
 :اور میں یہ کہہ رہا ہوں
 ""اے خُدا! مجھ گناہگار پر رحم فرما"

،اگر یہ ہے تیرا جواب
 !تو خُدا کا شکر ہو

،لیکن اب مجھے اپنے آخری نکتہ پر آنا ہوگا
 —اور وہ یہ ہے کہ

IV

- جب خُداوند انسان سے نرم و نازک آواز میں اُس کے چال چلن اور گناہ کے بارے میں شخصی طور پر ہمکلام ہوتا ہے، تو وہ کلام ہمیشہ مؤثر ہوتا ہے۔

تُو نے دیکھا کہ ایلیاہ نے کیا کیا۔
 —سب سے پہلے اُس نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا
 —اُس پر خشیت اور ہیبت طاری ہوئی
 وہ تعظیم سے بھر گیا۔

اوہ! یہ بڑی بات ہے
 ،جب کوئی گناہگار اپنے چہرہ کو ڈھانپنے کو تیار ہو
 :اور یہ کہے
 "میں اپنے طریقہ کو درست نہیں ٹھہرا سکتا، میں مجرم ہوں۔"

ہم جانتے ہیں کہ
 ،اگر دنیاوی عدالت میں کوئی مجرم اقرار کرے
 تو اُسے سزا ملتی ہے؛
 لیکن انجیل کی عدالت میں
 جو بھی اپنے گناہ کا اقرار کرے، اُسے معافی ملتی ہے۔

!اپنا چہرہ ڈھانپ لے
 ،اوہ! تُو تو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتا تھا
 —تو عبادت خانہ بھی جاتا تھا، کلیسیا بھی باقاعدگی سے جاتا تھا
 کیا تُو دوسروں سے بہتر نہ تھا؟

آہ! چہرہ ڈھانپ لے۔
 ،تیرے یہ سب مذہبی کام
 ،اگر تُو نے نجات دہندہ کو رد کیا
 تو تیرے ذمہ داری کو اور بڑھاتے ہیں۔

،خود کو فروتنی کی چادر سے ڈھانپ لے
 :اور کوڑھی کی مانند پکار
 ""ناپاک! ناپاک"

جہاں تُو خیمہ اجتماع میں ہے
جہاں کہیں تُو کھڑا یا بیٹھا ہے
میں تجھے خراج گزار محضول لینے والے کی دعا سکھاتا ہوں
"اے خُدا! مجھ گناہگار پر رحم فرما"

کیا تُو نے دل سے یہ دعا کی؟
—پھر گھر جا
تُو اپنے گھر کو راستباز ٹھہرایا ہوا واپس جائے گا
کیونکہ جو اپنے آپ کو فروتن کرتا ہے
وہی سرفراز کیا جائے گا۔

—لیکن غور کر کہ ایلیاہ نے چہرہ ڈھانپنے کے بعد کیا کیا
وہ خاموش کھڑا رہا اور سُنتا رہا۔
وہ آواز ہلکی اور نرمی سے تھی
اور نبی متوجہ تھا۔

کوئی اور آواز نہ تھی
سوائے اِس کے
"اے ایلیاہ! تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟"
لیکن وہ کھڑا رہا۔

مجھے شک نہیں کہ وہ فولادی آدمی کھڑا رو رہا تھا
اور دل ہی دل میں کہہ رہا تھا
"فرما، اے خُداوند، کیونکہ تیرا بندہ سُنتا ہے۔"
"جس کے کان ہیں، وہ سُنے"

اوہ! خُدا کے رُوح کی آواز پر بہت متوجہ ہو جا
اگر تجھے ایک ہی نیک خیال آنے
—تُو اُس کا خیال رکھ
وہ دوسرا بھی لا سکتا ہے۔

اگر تُو تھوڑا سا بھی خُدا کی طرف جھکتا محسوس کرے
—تُو خُدا کا شکر ادا کر
مسیح بجھتے سِلے کو نہیں بجھاتا
!تو بھی اُسے مت بجھا
"رُوح کو مت بجھاؤ"

اوہ! میں نے وہ وقت دیکھے ہیں
جب میں اپنی پوری زندگی دے دیتا
اگر توبہ کا ایک آنسو نکل آتا۔
کیا تُو اب توبہ کر سکتا ہے؟
کیا تُو اب خُدا کی طلب رکھتا ہے؟

اوہ! اُس تمنا کو عزیز رکھ
رُوح القدس کے تابع ہو جا۔
لوہے کی مانند مت ہو
جسے پگھلانے کے لیے دہکتی بھٹی درکار ہو؛
بلکہ موم کی مانند ہو
جو شعلے کے سامنے پگھل جائے
پانی پر نیرتی کارک کی مانند
جو ہر لہر کے ساتھ حرکت کرے۔

اُخدا تجھے ایسا ہی نرم دل بنائے
،بلوط کے درخت کو جھکانے کے لیے تیز آندھی درکار ہے
مگر اُس کے نیچے آگی سرس کی جھاڑی
بر نسیم پر ہلتی ہے۔

،خدا کرے تُو بھی اتنا ہی حساس ہو
—اور رُوح کی تحریک پر جھک جائے
خداوند اپنے نام کی خاطر تجھ سے یہی کروائے۔

اور پھر، سب سے بہتر اور آخری بات یہ کہ
،نبی نہ صرف متواضع، خاشع، اور متوجہ تھا
بلکہ وہ فرمانبردار بھی تھا۔

،خدا نے اُسے حکم دیا کہ جا
—یہ اور وہ کر
،اور اُس نے نہ تکرار کی، نہ سوال کیا
بلکہ اُٹھا اور خدا کے حکم کی تعمیل کی۔

،اور جب تک وہ آسمانی رتھ میں نہ اُٹھایا گیا
ایلیاہ نے پھر کبھی خوف نہ کھایا۔

وہ نرم نازک آواز
،اُسے دو گنا انسان بنا گئی
اور پھر سے فولاد سا مضبوط کر گئی
کہ وہ پر گتھنائی کو برداشت کرے۔
وہ آسمانی رویا کا فرمانبردار تھا۔

کیا تُو آج رات فرمانبردار ہو گا؟
،اگر تم رضا مند ہو اور فرمانبردار"
"تو ملک کی بھلائی کھاؤ گے۔

خدا تجھے فرمانبردار بنائے۔

پُر تُو پوچھے گا
پھر اُس کا حکم کیا ہے؟"
"وہ عظیم کام کیا ہے جسے خدا فرماتا ہے؟

یہی ہے وہ انجیل کا حکم
،خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا"
"!تو نجات پائے گا

یا اُس شکل میں لے لے
:جس میں خود آقا نے فرمایا
"!جو ایمان لاتا اور بیتسمہ لیتا ہے، نجات پائے گا"

،ایمان لانا یعنی بھروسا رکھنا
—بیتسمہ لینا یعنی مسیح میں دفن ہونا
پانی میں، ایمان کے اقرار کے ساتھ
،کیونکہ یہی فرمایا گیا ہے
اور میں تجھے آدھی انجیل نہ دے سکتا۔

چنانچہ لکھا ہے:
"جو دل سے ایمان لاتا"
"اور منہ سے اقرار کرتا ہے، وہ نجات پائے گا"

خُدا کے حکم کا کوئی جزو ترک نہ کر۔
تمام کا فرمانبردار بن
"ایمان لا اور بپتسمہ لے"
یا جیسے رسول نے فرمایا
"توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک بپتسمہ لے۔"
خُدا کرے تُو اس میں فرمانبردار ہو۔

عظیم حکم یہی ہے:
"خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لا"

—اُس پر بھروسا رکھ
گناہگاروں کے بدلے اُس کی نیابتی قربانی پر۔
اُس نے اُن کا گناہ اُٹھایا
اور اُن کی جگہ سزا پائی۔
اور جو کچھ اُس نے کیا
جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے
وہ نجات پاتا ہے۔

خُدا کرے تُو بھی ایسا ہی کرے
میں یہ معاملہ
اُسی نرم، نازک آواز کے سپرد کرتا ہوں
کہ وہ تیرے دل میں یہ برکت بخش نتیجہ پیدا کرے۔
آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سٹیرجن
پہلا سلاطین 18:17-40

ہم اس وقت ایلیاہ کے اُس چیلنج کی داستان پڑھیں گے
جو اُس نے بعل کے نبیوں کو دیا۔
—یاد رکھو کہ تین برس سے نہ شبنم پڑی اور نہ بارش ہوئی
،سارا ملک خشک ہو گیا تھا
،حتیٰ کہ وہ بیابان سا دکھائی دینے لگا
اور سب پانی کی کمی کے سبب بھوک اور پیاس سے نڈھال تھے۔

پہلا سلاطین 18:17-18
،اور جب اخی اب نے ایلیاہ کو دیکھا
:تو اُس نے اُس سے کہا
"کیا تُو ہی ہے جو اسرائیل کو مصیبت میں ڈالتا ہے؟"
:ایلیاہ نے جواب دیا
،میں نے اسرائیل کو مصیبت میں نہیں ڈالا"
،بلکہ تُو اور تیرے باپ کا گھرانہ
کیونکہ تُو نے خُداوند کے احکام کو ترک کیا
"اور بعلوں کی پیروی کی۔"

یہ انسانوں کی فطرت ہے
 کہ اپنی مصیبت کا الزام
 اپنے گناہوں یا اپنی ذات پر نہیں
 بلکہ اُن پر رکھتے ہیں
 جو اُنہیں خبردار کرتے ہیں۔
 — غور کرو ایلیاہ کی پاک دلیرانہ زبان پر
 "میں نے نہیں، تُو نے اسرائیل کو پریشان کیا"

آیت 19

پس اب تُو لوگ بھیج کر
 سارا اسرائیل کرمل پہاڑ پر میرے پاس جمع کر
 ، اور بعل کے ساڑھے چار سو نبی
 ، اور اُن آسیرت کے چار سو نبی بھی
 جو ایزبل کی میز پر کھاتے ہیں۔

— ایلیاہ جانتا تھا کہ وہ کتنے ہیں
 اُس کا دل خُدا کے لیے
 بُتوں کے خلاف اِس جنگ میں ایسا لگا ہوا تھا
 کہ اُس نے اپنے سب مخالفوں کی گنتی کر رکھی تھی۔

آیات 20-21

پس اخی اب نے تمام بنی اسرائیل کو پیغام بھیجا
 اور اُن سب نبیوں کو کرمل پہاڑ پر جمع کیا۔
 :اور ایلیاہ سب لوگوں کے پاس آیا اور کہا
 تم کب تک دو خیالوں میں جھولتے رہو گے؟
 اگر خُداوند ہی خُدا ہے، تو اُس کی پیروی کرو؛
 "اور اگر بعل، تو اُس کی پیروی کرو
 لیکن لوگ اُسے ایک بھی جواب نہ دے سکے۔

— اتنے متزلزل تھے وہ
 ، شاید اُس بہادر مرد کی موجودگی سے سہم گئے تھے
 ، جو کسی انسان سے نہ ڈرتا تھا
 صرف خُدا سے ڈرتا تھا۔

آیات 22-24

:تب ایلیاہ نے لوگوں سے کہا
 میں ہی، صرف میں، خُداوند کا نبی باقی بچا ہوں؛"
 اور بعل کے نبی ساڑھے چار سو ہیں۔
 پس وہ ہمارے لیے دو بیل لے آئیں؛
 ، اور وہ ایک بیل اپنے لیے چُن لیں
 ، اُسے ٹکڑے ٹکڑے کریں
 ، اور لکڑی پر رکھیں
 پر اُس کے نیچے آگ نہ لگائیں؛
 ، اور میں دوسرے بیل کو تیار کروں گا
 ، اور لکڑی پر رکھوں گا
 پر آگ نہ لگاؤں گا۔
 ، اور تم اپنے دیوتاؤں کا نام پکارو
 اور میں خُداوند کا نام پکاروں گا؛
 ، اور جو خُدا آگ کے ذریعہ جواب دے
 "وہی خُدا ہو۔

اور سب لوگ بول اُٹھے
"یہ بات اچھی ہے"

—اور بعل کے نبی اس چیلنج سے انکار نہ کر سکے
—کیونکہ وہ سورج دیوتا کے پجاری تھے
،آگ کے دیوتا کے
،اور اگر وہ اپنے ہی دیوتا سے جواب نہ پا سکیں
تو وہ دیوتا کہاں کا خدا ٹھہرا؟

آیات 25-26

اور ایلہاہ نے بعل کے نبیوں سے کہا
،اپنے لیے ایک بیل چُن لو"
،اور پہلے اُسے تیار کرو
کیونکہ تم بہت سے ہو؛
،اور اپنے دیوتاؤں کا نام پکارو
"لیکن اُس کے نیچے آگ نہ لگانا۔
،پس اُنہوں نے وہ بیل لیا جو اُنہیں دیا گیا تھا
،اُسے تیار کیا
اور بعل کا نام پکارنے لگے
—صبح سے لے کر دوپہر تک

،جو بعل کا خاص وقت تھا
—کیونکہ اُس وقت سورج اپنے عروج پر ہوتا ہے
"صبح سے لے کر دوپہر تک۔"

آیت 26

وہ کہتے رہے:
"اے بعل! ہمیں سن"
بار بار وہی صدا بلند کرتے رہے۔
—کیونکہ جھوٹے مذہب کا یہی طریق ہے
،باطل دُبرائے جانا
،جیسا کہ بُت پرست کرتے ہیں
جسے ہمیں منع کیا گیا ہے۔

آیت 26 (جاری)

لیکن نہ کوئی آواز آئی، نہ کوئی جواب دینے والا تھا۔
اور وہ اُس قربان گاہ پر کودنے لگے
جو انہوں نے بنائی تھی۔

یہ اُن کا توہم پرستی کا مظاہرہ تھا۔
—وہ کسی نہ کسی قسم کے سجدہ و تعظیم کی حرکات میں مشغول تھے
قربان گاہ پر کودنا
اُن کے کھوکھلے مذہب کی علامت تھی۔

پہلا سلاطین 40:18-27

(ترجمہ بائبل کی وان ڈانک اسلوب میں)

27

۔ اور دوپہر کے وقت یوں ہوا کہ ایلہاہ نے اُن کا تمسخر کیا، اور کہا، "زور سے پُکارو! کیونکہ وہ تو معبود ہے؛ شاید وہ کسی
"بات میں مشغول ہے، یا کسی سفر پر گیا ہے، یا شاید وہ سو گیا ہے، اور جاگایا جانا چاہیئے۔"

28

- پس وہ بلند آواز سے پُکارنے لگے، اور اپنے دستور کے مطابق اپنے آپ کو چھریوں اور نیزوں سے چھیلنے لگے، یہاں تک کہ اُن کے جسم سے خون بہنے لگا۔

29

- اور جب دوپہر گزر گئی، تو وہ نبوت کرتے رہے یہاں تک کہ شام کی سوختنی قربانی کا وقت آ گیا، پر نہ آواز آئی، نہ کوئی جواب دینے والا تھا، اور نہ کوئی سننے والا۔

30

- تب ایلہاہ نے سب لوگوں سے کہا، "میرے نزدیک آؤ۔" پس سب لوگ اُس کے نزدیک آ گئے۔ اور اُس نے خُداوند کی وہ قربان گاہ جو ٹوٹ گئی تھی، اُسے مرمت کیا۔

31

- اور ایلہاہ نے بارہ پتھر لیے، یعقوب کے بیٹوں کے قبیلوں کی گنتی کے مطابق، جن سے خُداوند کا یہ کلام ہوا تھا کہ "تیرا نام

32

- اور اُن پتھروں سے اُس نے خُداوند کے نام پر ایک قربان گاہ بنائی، اور قربان گاہ کے گرد ایک گڑھا کھودا جو دو پیمانوں کے بیچ سمانے کے برابر تھا۔

33

- اور اُس نے لکڑیوں کو ترتیب سے رکھا، اور بیل کو ٹکڑے ٹکڑے کیا، اور اُسے لکڑی پر رکھ دیا، اور کہا، "چار مٹکوں کو پانی سے بھرو، اور اُسے سوختنی قربانی اور لکڑی پر اُنٹیل دو۔"

34

- پھر اُس نے کہا، "دوبارہ کرو۔" پس اُنہوں نے دوسری بار کیا۔ پھر اُس نے کہا، "تیسری بار کرو۔" پس اُنہوں نے تیسری بار کیا۔

35

- اور پانی قربان گاہ کے چاروں طرف بہنے لگا، اور اُس نے گڑھے کو بھی پانی سے بھر دیا۔

36

۔ اور شام کی سوختنی قربانی کے وقت یوں ہوا کہ ایلہاہ نبی نزدیک آیا، اور کہنے لگا
"اے خُداوند، ابراہام، اسحاق اور اسرائیل کے خُدا"
، آج یہ ظاہر ہو کہ تُو ہی اسرائیل میں خُدا ہے
، اور میں تیرا بندہ ہوں
اور میں نے یہ سب کچھ تیرے کلام کے مطابق کیا ہے۔

37

۔ اے خُداوند! میری سُن، میری سُن
، تاکہ یہ لوگ جانیں کہ تُو ہی، اے خُداوند، خُدا ہے
"اور تُو ہی نے اُن کے دلوں کو پھرایا ہے۔"

38

،۔ تب خُداوند کی آگ نازل ہوئی
،اور سوختتی قربانی، اور لکڑی
،اور پتھروں، اور مٹی کو کھا گئی
اور جو پانی گڑھے میں تھا، اُسے بھی جات لیا۔

39

،۔ جب سب لوگوں نے یہ دیکھا
،تو وہ اپنے مُنہ کے بل گر پڑے، اور پکار اُٹھے
"خُداوند ہی خُدا ہے! خُداوند ہی خُدا ہے"

40

،۔ تب ایلِیَاح نے اُن سے کہا
بعل کے نبیوں کو پکڑ لو؛"
"اِن میں سے ایک بھی بچ کر نہ جانے پائے
،سو اُنہوں نے اُنہیں پکڑ لیا
،اور ایلِیَاح اُنہیں وادی فیسون میں لے گیا
اور وہیں اُن کو قتل کیا۔

اور یوں ایلِیَاح نے ظاہر کیا
،کہ وہ خُدا کا نبی ہے
اور کہ خُداوند ہی اسرائیل کا خُدا ہے۔

آمین۔